بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسٹرڈ ایل نمبر ۳۴۳

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

۴ ماہ وفا ۱۳۲۳ ش | ۱۲ رجب ۱۳۶۳ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲ ماہ وفا بذریعہ ڈاک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل شام بھی نزلہ اور حرارت کی وجہ سے ناساز رہی آج صبح نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی پیچش میں کمی ہے۔ عام طبیعت بھی بہتر ہے۔

قادیان ۳ ماہ وفا۔ یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ مولوی عبد المنان صاحب عمر مولوی فاضل ایم اے ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تقرر جامعہ احمدیہ میں ہوا ہے۔ اس خوشی میں جامعہ کی طرف سے آج ایک دعوت ناشتہ دی گئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے مخلصانہ الفاظ میں مکرم مولوی عبد المنان صاحب کا خیر مقدم کیا۔ اور مولوی صاحب نے موزون الفاظ میں جواب دیا۔ آخر میں مکرم ماسٹر خیر الدین صاحب نے نظارت تعلیم و تربیت کے قائمقام کی حیثیت سے تقریر کی۔

افسوس کل مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کی بڑی اہلیہ صاحبہ لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں نماز ظہر کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ہے۔

۱۲ رجب ۱۳۶۳ھ

"زمیندار" کی پراگندہ تحریریں

خدا تعالے کے فضل سے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کو روز بروز شوکت اور رعب حاصل ہوتا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف معاندین کے حوصلے اتنے پست ہو رہے ہیں۔ کہ سامنے آ کر مخالفت کرنے کی جرأت اُن میں سے مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ الحمد للہ اس کی تازہ مثال مولوی ظفر علی صاحب کے اخبار "زمیندار" کی ہے۔ بڑی مشکلوں سے آئے "الفضل" کے تبادلہ میں جاری کرایا جاتا ہے لیکن جب عادت سے مجبور ہو کر وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ لکھتا ہے۔ اور اُس کے جواب میں ہماری طرف سے گرفت کی جاتی ہے۔ تو پھر روپوش ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے بند رہنے کے بعد حال ہی میں جب زمیندار جاری کرایا گیا۔ تو ان ایام میں اس نے دہلی کے جلسہ کے سلسلہ میں نہایت غیر معقول رنگ میں مخالفت کا اظہار کیا جس کا جواب دینے کے علاوہ ہم نے وراثت کے بارے میں اس کے اسلام کے خلاف انگریزی عدالت سے ڈگری حاصل کرنے کے معاملہ پر روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ اسلام سے "زمیندار" کو کہاں تک تعلق ہے۔ تو وہ جھٹ روٹھ گیا۔ اس پر پھر منانے کی کوشش کی گئی۔ مگر ایک آدھ پرچہ آنے کے بعد پھر بند ہو گیا۔ حالانکہ دوسرے مسلمان اخبار "انقلاب"۔ "احسان"۔ "شہباز" باقاعدہ تبادلہ میں آتے ہیں۔ اور "زمیندار" جو خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ہر بات میں نقص نکالنا اپنا کمال سمجھتا ہے۔ حتیٰ کہ جس بات کی وہ بیحد تعریف و توصیف کرے۔ اس کے متعلق جب اسے معلوم ہو۔ کہ کسی احمدی سے تعلق رکھتی ہے۔ تو اس کی بھی مذمت کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کا تو فرض ہے کہ تبادلہ کے بغیر بھی پہنچتا رہے۔ مگر وہ تبادلہ میں بھی نہیں بھیجتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار "اہلحدیث" ہفتہ وار ہے۔ مگر ہم انہیں اپنا روزانہ اخبار بھیجتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ان کے متعلق لکھا جائے۔ وہ ان تک پہنچ جائے۔ یہ بھی کوئی بہادری ہے کہ جو کچھ جی چاہے لکھا جائے اور اُسے چھپا کر رکھ چھوڑا جائے۔ مگر افسوس کہ باوجود اس طرف توجہ دلانے کے "زمیندار" تبادلہ میں باقاعدہ آنا شروع نہیں ہوا۔ اس دوران میں صرف ایک پرچہ (۲۸ جون) جو موصول ہوا ہے۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے مخالفت کا جو اسلوب اختیار کر رکھا ہے۔ وہ کہاں تک معقول۔ مدلل اور شریفانہ ہے۔ اور ایسی صورت میں جو تبادلہ میں وہ نہ آئے۔ تو مجبور ہے قطع نظر اس سے کہ اس مضمون میں تہذیب و شرافت کی جو خاک اڑائی گئی ہے اس کا اندازہ اس عنوان سے ہی ہو سکتا ہے۔ کہ "برطانوی ستعمار کے تار پر قادیانی تیلی کا ناچ" ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہوش و حواس کو بھی بالائے طاق رکھکر لکھا گیا ہے۔ ورنہ اس چھوٹے سے مضمون میں متضاد باتیں لکھنے کی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ مثلاً ابتدا میں تو لکھا ہے۔ کہ:۔

"قادیانیت کے نزدیک انگریز کی اطاعت جزو ایمان ہے۔ مرزائے قادیانی کے بعد جس کی فرمانبرداری لازمی ہے۔ وہ انگریزی نظام حکمرانی ہے"

لیکن چند ہی سطور بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ لکھدیا ہے۔

"آج اس کا سعادت مند بیٹا مخالفین برطانیہ کی جد و جہد کا مداح ہے"

مگر ابھی ان الفاظ کی سیاہی خشک نہ ہونے پائی تھی۔ کہ ان کے بالکل خلاف یہ لکھدیا کہ:۔

"یہ تو انگریز کی ہاں میں ہاں ملانے کے عادی ہیں۔ ..... ان ذات شریف کا نہ دل اپنا ہے نہ دماغ۔ جو انگریز چاہتا ہے کہلوا لیتا ہے"

لیکن آخر میں جا کر پھر یہ شور مچا دیا۔ کہ

"خلیفہ صاحب نے کانگرس کی قربانیوں کا حوالہ دے کر مسلمانوں کو سول نافرمانی کے لئے مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے"

اس کے بعد تو انتہا ہی کر دی کہ نہایت تحکمانہ انداز میں حکومت سے دریافت کیا ہے کہ

"اس نازک ترین دَور میں جب دشمن ہندوستان کے دروازے پر کھڑا ہے۔ اس قسم کی اشتعال انگیزی نظر انداز کرنے کے قابل ہو سکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر ڈیفنس آف انڈیا رولز کہاں ہیں۔ ان کا استعمال خلیفہ صاحب کے خلاف کیوں نہیں ہوتا۔ کیا اب اس تغافل کی تلافی ہوگی"

غور فرمائیے چند سطری "فقرہ" میں جو اخبار اتنے پلٹے کھائے۔ اس کی تحریروں میں معقولیت کا کوئی شائبہ پایا جا سکتا ہے؟ جب بالفاظ "زمیندار" قادیانیت کے نزدیک انگریز کی اطاعت جزو ایمان ہے۔ اور موجودہ امام جماعت احمدیہ کے متعلق "زمیندار" کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ "آپ سے انگریز جو چاہتا ہے۔ کہلوا لیتا ہے" تو کیا آپ کو انگریز نے ہی مخالفین برطانیہ کی جد و جہد کا مداح" بنایا اور انگریز نے ہی مسلمانوں کو سول نافرمانی کیلئے مشتعل کرنے کی کوشش کرنے کو کہا اگر نہیں تو پہلا الزام غلط ہو گیا۔ اور اگر انگریز کے کہنے پر ایسا کیا گیا ہے (یہ بات صرف "زمیندار" کی اوندھی کھوپری میں ہی سما سکتی ہے) تو پھر یہ شور مچانے کا کیا مطلب کہ اس نازک ترین دَور میں جبکہ دشمن ہندوستان کے دروازے پر کھڑا ہے۔ جلد ڈیفنس آف انڈیا رولز استعمال کرو۔ کیا انگریز خود کہلائی ہوئی بات کے خلاف خود ہی ڈیفنس ایکٹ کا استعمال کرے گا۔ اور کیا "زمیندار" کا انگریز سے بھی زیادہ ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم رکھنے کا فکر ہے۔ کہ انگریز تو اس نازک ترین دَور میں یہ جانتے ہوئے کہ دشمن ہندوستان کے دروازے پر کھڑا ہے۔ دوسروں سے ایسی باتیں کہلا رہا ہے۔ جو سخت ضرر رسان ہیں۔ لیکن "زمیندار" اتنا خیر خواہ ہے۔ کہ اس ضرر سے انگریز کو بچانے کیلئے بڑے اخلاص کے ساتھ یہ مشورہ دے رہا ہے۔ کہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

فوراً ڈیفنس رولز کے ماتحت کارروائی کی جائے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ کسی قسم کا نقصان پہنچ گیا۔ تو پھر یہ نہ کہنا کہ وقت پر کسی نے مشورہ نہ دیا۔ زمیندار عین وقت پر یہ قیمتی مشورہ پیش کر کے اپنا حق نمک ادا کر چکا ہے۔

یہ ہے اس اخبار کی معقولیت جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس کی تحریریں جماعت احمدیہ میں ہلچل ڈال دیتی۔ اور سراسیمگی پیدا کر دیتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ مقابلہ میں آنے کی بھی جرأت نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ میں ہلچل ڈالنے والا اور سراسیمگی پیدا کرنے والا تو نہ کوئی پیدا ہؤا۔ اور نہ ہوگا۔ ایسی بے سروپا اور پراگندہ تحریریں تو سمجھ دار لوگوں کی احمدیت کی طرف راہ نمائی کا موجب بنتی ہیں ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق اطلاعات

ڈلہوزی ۳۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل شام کو ناساز ہوگئی۔ حضور نے فرمایا کہ انفلوانزا کی سی کیفیت ہے۔ آج صبح بھی طبیعت اچھی نہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ سیدہ ام ناصر احمد کو پیچش کی شکائت ہے اور حرارت بھی ہے۔ حضور کے دوسرے اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں ؛

یکم جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل شام کے وقت بھی نزلہ کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح بھی ویسی ہی طبیعت ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ حضور کے دیگر اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں ؛ خاکسار۔ حشمت اللہ

ہدایات متعلق عہدہ داران مجالس انصار اللہ

انصار اللہ کا مفصل لائحہ تو علیحدہ تیار کیا جا رہا ہے۔ لیکن کام میں حرج کے پیش نظر مختصر ہدایات مناسب ترمیم یا ازادی کے ساتھ ذیل میں شائع کی جاتی ہیں۔ تا انصار اور عہدہ دار اس کے مطابق اپنے اپنے ہاں عملدرآمد جاری رکھیں۔ مناسب ہوگا۔ کہ عہدہ دار اس پرچہ کو جس میں یہ ہدایات شائع ہوئی ہیں اپنے پاس محفوظ کر لیں۔ یا اس کی نقل اپنے پاس رکھ لیں۔

(۱) کوئی احمدی خصوصاً انصار اللہ میں سے نماز کا تارک نہ ہو۔ اور ہر ایک احمدی نماز باجماعت کا پابند ہو۔ بجز ایسے لوگوں کے جو مجبور ہوں یا معذور ہوں۔ نماز فجر۔ مغرب عشاء کا خصوصیت سے التزام ہو۔ کیونکہ ان نمازوں میں سرکاری دفاتر کے ملازم اور ڈیوٹیوں والے بھی جو ظہر۔ عصر کی نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکتے ہوں شامل ہو سکتے ہیں

(۲) ایسی نمازیں جس میں احباب بکثرت شامل ہوتے ہوں۔ قرآن کریم۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود کے درس کا انتظام کیا جائے اور اخبار الفضل میں جو خطبہ جمعہ اور ڈائری شائع ہوتی ہے۔ اس کے سنانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ اگر جمعہ کے روز خطیب نے اخبار الفضل کا خطبہ نہ سنایا ہو۔ تو اس کو علیحدہ طور پر سنانے کا ضرور انتظام کیا جائے۔

(۳) جماعت میں کوئی شخص بڑی عمر کا ایسا نہ ہو۔ جو قرآن کریم پڑھا ہوا نہ ہو۔ اور اسے نماز باترجمہ نہ آتی ہو۔ اور قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ اور اردو نوشت وخواند سے بھی ہر ایک کو واقف کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اکثر اردو زبان میں ہیں۔ جن سے ہر احمدی کو واقف ہونا ضروری ہے۔ اگر جماعت میں ایسے لوگ پائے جائیں جو دن میں تعلیم کے لئے وقت نہ پائیں۔ تو ان کی تعلیم کا انتظام رات کو کیا جائے نائٹ سکول کے طور پر۔

(۴) انصار کے اہل وعیال یعنی ان کے بچوں۔ عورتوں کی اخلاقی نگرانی کا انتظام ان کو احمدیت کی تعلیم سے رنگین کرنا۔ اور شعار اسلامی کا پابند بنانا۔

(۵) ہر ایک احمدی سے تبلیغ کے لئے وقت لیا جائے۔ جو روزانہ آدھ گھنٹہ۔ گھنٹہ یا اس سے زیادہ ہفتے میں ایک دن یا مہینے میں ایک دن یا اس سے زیادہ سال میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ۔ جس قدر کوئی وقت دے قبول کیا جائے۔ ان لوگوں کے موقفہ اوقات کے مطابق تبلیغی پروگرام مقرر کرکے ان سے تبلیغ کا کام لیا جائے۔ لیکن تبلیغ مناظرہ یا مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو۔ بلکہ دوستانہ رنگ میں موانست پیدا کر کے اور خصوصاً اپنے غیر احمدی عزیز واقربا میں تبلیغ کی جائے ؛

(۶) جو لوگ زیادہ معمر ہوں یا معذور ہوں۔ باہر بالالتزام تبلیغ کے لئے نہ جا سکتے ہوں۔ اور جو تعلیم وتربیت کے کام کے لئے زیادہ موزوں ہوں ان سے ناخواندگان کی تعلیم کا کام لیا جائے۔ ہاں تعلیمی ضرورت کے ماتحت ایسے دوست کو بھی تعلیم پر لگایا جا سکتا ہے۔ جس نے تبلیغ کے لئے وقت وقف کیا ہو۔ اور اس کی خدمات تعلیم کے لئے زیادہ مفید سمجھی جائیں۔ تو ایسے دوست کو تبلیغ کے بجائے تعلیم پر لگایا جا سکتا ہے۔

(۷) قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے انکو ترقی کے میدان میں لانا۔ اور جماعت کی عام بہبودی کے لئے کوشش کرنا مثلاً بیکاروں کی بیکاری دور کرنے کے لئے کوشش کرنا یا کسی کاروباری آدمی کی مشکلات کے ازالہ کے لئے کوشش کرنا یا کسی کی تعلیمی تکمیل میں پیش آمدہ رکاوٹوں کے دور کرنے کی کوشش کرنا۔ یا جماعت کے رشتہ وناطہ کے انصرام میں مدد دینا وغیرہ

(۸) جماعت کے افراد کو نظام کے احترام کی تلقین کرتے رہنا۔ مفویانہ تحریکات سے جماعت کے ہر ایک فرد کو بچانے کی کوشش کرنا۔ باہمی لڑائی جھگڑوں کو پیدا نہ ہونے دینا۔ اگر ہوں تو انکی باہمی مصالحت کرا دینا یا نظام کے ماتحت تصفیہ کرا دینا۔

(۹) ہر ایک ممبر انصار اللہ سے چندہ انصار اللہ وصول کرنا۔ جس کی کم از کم شرح ایک آنہ ماہوار ہے۔ لیکن صاحب حیثیت احباب اس شرح سے چندہ دینے کے پابند نہیں۔ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جسقدر زیادہ چندہ دے سکتے ہیں دیں جو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ وصول شدہ چندہ میں سے بیرونی مجالس انصار اللہ ایک چوتھائی مرکز میں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ جماعت کے دیگر چندوں کے ساتھ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوا دیا کرے۔ اور تین چوتھائی مقامی مجلس انصار اللہ کے لئے رکھ لیا جائے۔ جسکی آمد وخرچ کا باقاعدہ حساب رکھنا ہوگا۔ قادیان کی مجالس انصار اللہ کو تمام چندہ داخل خزانہ کرانا ہوگا

(۱۰) متذکرہ بالا امور کے متعلق جو کچھ کام سرانجام دیا جائے۔ اسکی رپورٹ بڑی اور شہری جماعتیں جن میں انصار اللہ کے ممبروں کی تعداد زیادہ ہو۔ ہر ایک شعبہ کا مہتمم پندرہ روزہ رپورٹ بنام قائد شعبہ متعلقہ مرکزیہ لکھ کر ہر ماہ کی ۱۶ اور یکم تاریخ کو زعیم انصار اللہ کو لکھ کر دیدے۔ زعیم انصار اللہ کا فرض ہوگا۔ کہ ہر ایک مہتمم کی رپورٹ اپنے ریمارک دیکر ہر ماہ کی ۱۸ اور ۳ تاریخ کو دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان بھجوا دے۔ اور جو جماعتیں چھوٹی ہیں۔ انصار کے ممبروں کی قلت کی وجہ سے مہتمم مقرر نہیں کئے گئے وہاں پر زعیم اور سیکرٹری انصار اللہ یا صرف زعیم ہیں۔ تو زعیم صاحب خود متذکرہ بالا امور کی رپورٹ جو سرانجام دیئے ہوں بجائے پندرہ روزہ کے ماہواری ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دے۔ تا دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ ان رپورٹوں کا خلاصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کرتا رہے۔ نوٹ۔ شق ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۶۔ مہتمم صاحب تعلیم وتربیت کے متعلق ہیں جو ان امور کی خود رپورٹ دیا کریں گے۔ شق ۵ مہتمم صاحب تبلیغ کے متعلق ہے۔ اسکی رپورٹ کا دینا ان کے فرائض میں داخل ہوگا۔ شق ۷۔ ۸ مہتمم صاحب عمومی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ انصار اللہ کے جلسوں

ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی شدید علالت

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کے متعلق یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بخار بجائے کم ہونے کے پھر بڑھ گیا ہے۔ ۲۹ جون کو ٹمپریچر ۵۔ ۱۰۴ تک چلا گیا۔ نقاہت اور کمزوری جو پہلے ہی بہت زیادہ تھی۔ اسپر مزید فاخر ہوگیا۔ اور بے ہوشی کا دورہ بھی پڑا۔ ملک صاحب کے والد صاحب لکھتے ہیں کہ اب حالت اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ احباب جماعت خاص طور پر دردِ دل سے صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

مسلماں را مسلماں باز کردند

(۱)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ابتدائے اسلام میں جہاں یدخلون فی دین اللہ افواجا کا مژدہ سنا کر آئندہ کی عظیم الشان ترقی کی اطلاع دی وہاں فسبح بحمد ربک واستغفرہ کے ذریعہ عظیم الشان ترقی کے بعد ایک آشوب زمانہ کی بھی خبر دی۔ چنانچہ نہائت ہی قلیل عرصہ میں اسلام نے حیرت انگیز طور پر بے نظیر عروج حاصل کیا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ ترقی تنزل کی صورت میں تبدیل ہونی شروع ہوگئی۔ اور آج وہ زمانہ آپہنچا جو لا یبقی من الاسلام الا اسمہ کا پورا پورا مصداق ہے۔ یہ محض دعوےٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جس کا اقرار کئے بغیر آج کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ اسمیں غور و فکر کا مادہ ہو۔ ذیل میں بطور مثال چند تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) نام کے مسلماں تو دنیا میں بے گنتی ہیں
کام کے مسلماں کیمیا عنقا ہو گئے
(اقتراب الساعۃ صفحہ ۶)

(۲) شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
(ڈاکٹر اقبال)

(۳) ... کو کیا حق ہے کہ اپنے کو مسلماں کہو
تم وہی لوگ ہو جو عامل قرآں نہ رہے
(اخبار مدینہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

(۴) "اسلام اور ہے اور مسلمان اور ہیں"۔
(زمزم ۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

(۵) کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان کہاں ہیں
(اہلحدیث ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء)

(۶) "آج مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب والی مثل ہم پر صادق آرہی ہے"
(وکیل ۱۶ اپریل ۱۹۲۱ء)

(۷) "آج ہر طرف چیخ و پکار برپا ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے" (مولوی رجب ۱۳۵۱ھ)

(۸) مسلماں ہیں مگر صرف از برائے نام کو
کہ جیسے ذات کا ہے امتیاز و تفرقہ باقی
(رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۱۸۹۲ء)

(۹) شاذ گر کوئی مسلماں ہے تو اسکا کیا حساب
جوں ہمالہ میں کہیں اک ریزہ الماس ہے
(ایضاً رپورٹ ۱۸۹۱ء)

(۱۰) وہ روح وحدت انساں کہ جسکو لایا تھا میں یاں
نہیں اسے نام کے مسلم کہیں اسکا نشاں باقی
نہ وہ مومن نہ وہ ایماں نہ وہ مسلم نہ وہ عرفاں
یونہی ہیں پیکر بے جاں بدست زندگاں باقی
(ایضاً رپورٹ ۱۹۱۴ء)

(۱۱) "اے مسلمانو آج ہم اس قوم کے مشابہ ہوگئے ہیں۔ جس کی حالت قبل از اسلام تھی"
(اہلحدیث ۲۹ جون ۱۹۳۴ء)

(۱۲) رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
(مسدس حالی)

(۱۳) اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ منوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں
اپنی پامالی پہ یا رب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں
(صوفی جولائی ۱۹۲۵ء)

(۱۴) "ضرورت ہے ایک پیر و مرشد کی ... جو مسلمانوں کو مسلمان بنا دے"
(وکیل مارچ ۱۹۱۸ء)

(۱۵) "ہمارے دین کی وہ حالت ہے کہ اگر سو برس پہلے کے مسلمان زندہ ہو کر ہم کو دیکھیں تو مسلمان نہ سمجھیں"
(روئداد مدرسہ مظہر الاسلام ۱۳۲۲ھ صفحہ ۱۰۴)

(۱۶) "رہے وہ دنیا دار جو نام کو مسلمان ہیں ان کی حالت اور بھی ابتر ہے" (وطن ۹ فروری ۱۹۰۶ء)

(۱۷) "آج صحیح معنوں میں امت مسلمہ ہی موجود نہیں ہے" (الجمعیۃ ۱۴ اپریل ۱۹۲۸ء)

(۱۸) "آج مسلمانوں کی حالت کو اگر متقدمین کی حالت سے مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آجکل کے مسلمان مسلمان کہلائے جانے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان مسلمانوں کو کوئی مناسبت یا توازن قدماء اسلام سے ہو سکتی ہے" (اہلحدیث ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

(۱۹) اسلامی جماعت کی صورت ہی کہیں نظر نہیں آتی" (مسلمانوں کی ترقی اور ان کے تنزل کے اسباب صفحہ ۵۶)

(۲۰) آجکل بعضے نام کے مسلمان ایسے پیدا ہوگئے ہیں۔ جن کا وجود مسلمانوں کے حق میں ... سم قاتل ہے" (تبویب القرآن صفحہ ۳)

(۲۱) "ہماری حالت اس قدر بدلی ہوئی ہے کہ ہم قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے مقابلہ میں گویا بالکل دوسری قسم کی مخلوق ہیں"
(ایضاً رپورٹ ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

(۲۲) "نام کے مسلمان رہ گئے ہیں کام کا ایک بھی ہزار میں نہیں" (لطائف البیان صفحہ ۹۴۳)

(۲۳) نام کے مسلمانوں کی نہ اسلام کو ضرورت ہے اور نہ خدا کو وہ اپنے کام کے آدمی خود منتخب کرے گا" (حیات نو صفحہ ۶)

(۲۴) "پس معلوم ہوا کہ وہ کمال ایمان سے متصف تھے۔ اور ہم اس نعمت عظمےٰ سے محروم ہیں۔ جیسا کہ مخبر صادق صلعم نے خبر دی ہے۔ سیاتی علی الناس زمان لا یبقی الخ (مسلمان کی موجودہ پستی کا واحد علاج صفحہ ۵)

(۲۵) رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آج کل وہی زمانہ آگیا ہے"
(اہلحدیث ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

(۲)

وہ زندہ خدا جس نے شریعت اسلامیہ کو نازل فرمایا مسلمانوں کی اس انتہائی بے اعتنائی کو کب گوارا کر سکتا تھا۔ اس لئے دوسری طرف واٰخرین منھم کے رنگ میں بشارت بھی دی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا... الخ کہ جس وقت ایمان ثریا پر جا پہنچے گا۔ تو ایک فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ زمین پر واپس لا کر مسلمانوں کے نفوس میں قائم کر دے گا۔

چنانچہ قادیان کی مقدس سرزمین میں وہ فارسی النسل انسان (جس کی تیرہ سو سال پہلے اطلاع دی گئی تھی) جلوہ افروز ہوا۔ وہ انسان ابھی مامور بھی نہ ہوا تھا۔ کہ حقیقت شناس لوگوں کی دوربین نگاہوں نے معلوم کر لیا۔ کہ کشتی اسلام کا ناخدا آن پہنچا ہے[1] اس پر انہوں نے یہاں تک کہہ ڈالا ہے

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے
(اشتہار واجب الاظہار)

اور جب وہ برگزیدہ انسان اپنا فرض ادا کرکے اپنے مولا کے پاس چلا گیا۔ تو مخالفین تک نے اس کی قوت قدسیہ کا بایں الفاظ اعتراف کیا۔

"ہم انہیں منصباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے۔ لیکن ان کی ہدایت و راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"۔
(تہذیب نسواں)

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں۔ کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہوا۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں" (اخبار وکیل)

غرضیکہ وہ موعود آیا اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کا کام شروع کر گیا۔ لیکن آہ جیسا کہ سابقہ نوشتوں[1] میں لکھا تھا۔ غفلت شعار اور ظاہر پرست اس کی پہچان سے محروم رہ کر آج تک یہی پکارتے چلے جا رہے ہیں ہے

حضور اب تو بہت بے حال ہیں ہم
بہت تشویش میں ہیں ان دنوں ہم
ہیں آنکھیں آنسوؤں سے آج لبریز
لبوں پر اک فغاں ہے درد آمیز
دلوں پر ہے مسلسل یورش غم
گزارش کر رہے ہیں آپ سے ہم
خدارا آپ ہوں پھر جلوہ آراء
کہ آقا منتظر ہے ساری دنیا
حجاب اب ہو چکا چھپنا ہے کیسا
چلے بھی آیئے سرکار والا
(سیماب اکبر آبادی)

لیکن جسے آنا تھا وہ چونکہ آچکا۔ اس لئے اب اس قسم کی چیخ و پکار بالکل بے کار ثابت ہو رہی ہے۔ اور قیامت تک ہوتی رہیگی۔ اب کوئی اور مسیح موعود بنکر نہیں آسکتا۔ جس نے قبول کرنا ہو۔ اسے قبول کرے۔ جو آچکا۔ اور نشانات ربانی کے ساتھ اپنی صداقت ثابت

[1] حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳۔ مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۔ فتوحات مکیہ جلد ... اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴

ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی بہائیت کی حقیقت

ماسٹر صاحب بے نفس اور بے ریا احمدی ہیں۔ ان کا قدیمی وطن پیشاور ہے۔ انہیں مولانا غلام حسن خان صاحب مرحوم پیشاوری سے بوجہ شاگردی اور رہبری احمدیت خاص عقیدت تھی۔ قادیان میں آ کر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے ساتھ موانست ہو گئی۔ اور جب اہل پیغام نے مرکز احمدیت سے کوچ کیا تھا۔ تو یہ بھی ان کے ساتھ ہو لئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے پہلے تو ان کے ساتھ کچھ مداراتی سلوک کیا۔ اگرچہ یہ سلوک بھی ایک عیال دار کیواسطے شہری زندگی بسر کرنے کے لئے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہوئی۔ کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم نہ دلا سکے۔ تاہم وہ صبر سے کام لیتے رہے۔ مگر جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ یہ شخص ان کے غیر معقول اغراض میں روک ثابت ہو رہا ہے۔ تو وہ اس کانٹے کو درمیان سے نکال دینے کے درپے ہو گئے۔ اور اس احساس سے بے حس ہو کر کہ ایک شریف عیال دار جو اپنا اچھا خاصہ وقار اور معقول گذارہ ان کی خاطر ترک کر کے ان کے دامن سے وابستہ ہوا تھا بھوکا نہ مر جائے۔ ماسٹر صاحب کو موقوف کر دینے کیواسطے پے در پے ریزولیوشن اپنی انجمن میں پیش کرتے رہے چونکہ کثرت ممبروں کی جو کہ ماسٹر صاحب کے حالات اور وصف ایمانداری سے واقف تھی۔ کچھ عرصہ ایسے ریزولیوشن رد کرتی رہی۔ مگر تابہ کے۔ آخر جناب مولوی صاحب کو کامیابی ہو گئی۔ ماسٹر صاحب اس پر بھی مولوی صاحب سے خندہ پیشانی سے ملتے اور مولوی صاحب اُن کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔

کئی سال کے بعد مولوی صاحب نے غالباً اس خیال سے کہ اتنی بڑی ٹھوکر سے ماسٹر صاحب کو ہوش آ گیا ہوگا۔ اُن سے کہا کہ چونکہ دفتر میں کوئی قابل حساب دان نہیں ہے۔ اکونٹ خراب ہو رہا ہے۔ کاغذات آپ کے پاس آڈٹ کے لئے بھیجدئے جایا کریں گے۔ جن کا معاوضہ پچاس روپے ماہوار ہوگا۔ لیکن جب کاغذات آئے۔ تو ماسٹر صاحب کی سابقہ مدہوشی نے ان سے پھر وہی کرایا۔ جسے مولوی صاحب گوارا نہ کر سکتے تھے۔ مثلاً چند ایک غبن نوٹ کرتے ہوئے یہ بھی لکھدیا۔ کہ جناب مولوی صاحب کو جو ۳۰۰ روپیہ ماہوار حق تصنیف اس شرط پر دیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ بلحاظ ماہوار اوسط آمدنی کے کم ہو تو ۳۰۰/- ہی رہے اور اگر آمدنی زیادہ ہو۔ تو ۳۰۰/- سے جس قدر زیادہ اوسط ہو زیادہ دیا جائے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اوسط سال کی آمدنی سے لگائی جائے۔ اگر اوسط ماہوار ۳۰۰/- سے کم نکلے تو ۳۰۰/- دئے جائیں۔ اگر زیادہ ہو تو زیادہ دیا جائے۔ چونکہ ایسے ریمارک مولوی صاحب کو ناگوار خاطر تھے۔ اس لئے یہ سلسلہ اکونٹنٹی بھی ختم ہو گیا۔

الغرض جب ماسٹر صاحب کو اغراض و مقاصد اہل پیغام اور باہمی معاملات مرحوم خواجہ کمال الدین وغیرہ سے واقفیت ہو گئی۔ تو طبعاً ان کو کسی اور سوسائٹی کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جو کہ احمدیت سے بھٹکے ہوئے کے لئے بہائیت ہی ہو سکتی تھی۔ بہائیت کے مطالعہ سے ماسٹر صاحب نے ایسے مسائل کو جنہیں وہ خود حل نہیں کر سکتے تھے۔ جناب مولوی صاحب اور ان کے حواری مبلغین کی خدمت میں جواب دینے کے واسطے پیش کئے۔ مگر یہ دیکھتے ہوئے یہ لوگ بھی عاجز ہیں۔ بہائیت کی جانب گونہ رغبت کر لی۔

پیغام صلح سے معلوم ہوتا ہے۔ بہائیت کے مشنری سردار پریتم سنگھ صاحب نے بہت عرصہ پیشتر پیغامیوں کو چالاکی سے مطلع کر دیا تھا کہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب بہائی ہو گئے ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ اس کے بعد بھی اہل پیغام اور جناب مولوی صاحب نے اپنے ظاہری مراسم ماسٹر صاحب سے قطع نہ کئے۔ اور بدستور ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہے۔ پھر جبکہ انہوں نے پیغام صلح۔ احمدیہ بلڈنگس اور مسلم ٹاؤن میں ماسٹر صاحب کی بہائیت کا اعلان کر دیا تھا۔ پھر بھی اُن سے مراسم قطع نہیں کئے گئے تھے۔ ان کی بیٹی کی شادی میں مولوی صاحب اور ماسٹر صدر دین صاحب بھی شامل ہوئے۔ نکاح پڑھا اور ولیمہ کھایا۔ غرض ماسٹر صاحب کی بہائیت کی حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اگرچہ بہائیوں کی مجلس میں شریک ہوتے رہے۔ جو غالباً تحقیق کی وجہ سے تھا۔ مگر انہوں نے اپنے اوراد۔ پابندی صوم و صلوٰۃ تہجد اور تلاوت میں سرِ مو فرق نہ آنے دیا۔ بلکہ بہائیوں کو بھی قرآن مجید سنایا کرتے تھے۔ اور اب تو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اپنے اصلی مرکز میں پہنچ گئے ہیں۔

خاکسار فیض علی صابر قادیان

۳۱ جولائی ۱۹۴۴ء

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے وہ مجاہد جو شہری جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواہ وہ جماعت میں شامل ہیں یا براہ راست وعدہ کرتے ہیں۔ ان کا ایک بہت بڑا حصہ اب تک تحریک جدید کے وعدے مرکز میں داخل کر چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ تھوڑا حصہ باقی ہے۔ بعض کی ایک ایک دو دو قسطیں رہتی ہیں۔ یا بعض کا وعدہ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر کا ہے۔ یا بعض نے دوران سال کا لکھایا ہوا ہے۔ ان سب سے غرض ہے۔ کہ السابقون کا دوسرا دور ۳۱ر جولائی کو ختم ہوتا ہے۔ اب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ۳۱ر جولائی سے پہلے پہلے ان کا چندہ ادا ہو جائے۔

زمیندار جماعتوں کے بعض اضلاع نے جلد سے جلد وعدہ پورا کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ چنانچہ ضلع گجرات۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ ریاست پٹیالہ۔ نابھہ۔ کپورتھلہ اور کشمیر کے اکثر احباب سال دہم کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ علاقہ سندھ۔ ملتان۔ بہاولپور۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ منٹگمری۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ کی زمیندار جماعتوں کو مزید توجہ کرنی چاہئے۔ چونکہ نہری اور بارکی زمیندار جماعتوں کی فصلیں ۱۵ر جولائی تک نکل آتی ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا بھی ہے۔ کہ ۱۵ر جولائی تک ہر زمیندار کو اپنا چندہ مرکز میں داخل کرنے کی سعی کرنی چاہئیے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن زمیندار جماعتوں کا چندہ ۳۱ر جولائی تک مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ وہ السابقون الاولون کی صف اول میں ہوں گی۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں بھی اس کوشش اور سعی میں مصروف ہوں۔ کہ اُن کے وعدے کی رقوم بھی ۳۱ر جولائی تک بصورت چیک۔ ڈرافٹ۔ پوسٹل آرڈر۔ امانت ذاتی صدر انجمن۔ یا امانت تحریک جدید کے لینے کے لئے ان کے چیک مل جائیں۔ مگر اس کے ساتھ اسم وار تفصیل ضرور ہو۔ تار رقم ڈرافٹ وغیرہ خواہ ۳۱ر جولائی کے بعد داخل ہو۔ مگر حضور کی خدمت میں ان کا نام دعا کے لئے ۳۱ر جولائی کو پیش کر دیا جائے۔ ہر مجاہد اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک پورا کر دے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب کی وفات

مولوی عبدالرحمن صاحب (المعروف مولوی عبدالرحیم صاحب کشکی) کا اپنے گاؤں چک اندورہ (کشمیر) میں انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے مخلص احمدی تھے۔ جوانی میں احمدیت قبول کی۔ ان کی سحر البیانی مسلّم تھی۔ ایک دفعہ راجوری جا کر وعظ کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمان ان کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر منظم ہونے لگے۔ تو ہندوؤں نے فساد کرا دیا۔ مولوی صاحب کو بلاوجہ ملزم گردان کر ان کے نام وارنٹ گرفتاری جاری کرا دئے گئے۔ مولوی صاحب ریاست سے بھاگ گئے۔ آخر ریاست نے انہیں اشتہاری مجرم قرار دے کر جائداد نیلام کرنی چاہی۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے جموں کی عدالت میں حاضر ہو گئے۔ حضور کی نوازشوں اور دعاؤں کے طفیل حکام نے بے قصور پا کر مولوی صاحب کو بری کر دیا۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ میں

ستیارتھ پرکاش ایجیٹیشن پر تبصرہ

خدا جزاء خیر دے ملک فضل حسین صاحب کو۔ جو وقتاً فوقتاً اپنی علمی و مذہبی تصانیف مفید ملک و ملت سے خوشوقت فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کا خاص طرز تحریر نہایت دلپذیر۔ جامع ٹھوس معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ آپ جو کچھ لکھتے ہیں۔ اس کے دلائل و شواہد اپنے مدمقابل اور اس کے ہم مسلک و ہم مذہب کے مقالوں نیز دیگر معززین عالم کے خود نوشت حوالوں سے مہیا کرتے ہیں اور اس کثرت و جامعیت کے ساتھ کہ بجز تسلیم کچھ چارہ نہیں رہ سکتا۔ زیر نظر رسالہ ان نوادرات کی تازہ مثال ہے۔

سب سے پہلے آپ نے یہ بتایا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق دیگر مذاہب کا اظہار تنفر کچھ حالیہ بات نہیں بلکہ ابتداء اشاعت ہی سے اس کے متعلق شکایت رہی ہے۔ اس کے متعلق آپ نے خود آریہ سماج اور اس کے بہی خواہوں کے تحریری اعترافات دئے ہیں۔ سناتن دھرم۔ برہمہ دھرم۔ جیون تت۔ شیر پنجاب۔ روزنامہ بھارت آریہ گزٹ۔ پرتاپ کے حوالجات بھی درج ہیں۔

ستیارتھ پرکاش کا قابل اعتراض حصہ (جس میں ناواجب طور پر دل آزار غیر منصفانہ بے دلیل و غلط نکتہ چینی کی گئی ہے) نکال دینے کے متعلق خود آریہ سماج کے مستند ممبروں کے نہ صرف اقوال دئے ہیں بلکہ ان کے افعال سے ثابت کیا ہے کہ دس ابواب کے علاوہ جو کچھ تھا۔ اسے حذف کر کے غیر ملکوں میں بھیجا گیا۔ یہ کام نہ صرف پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے کیا۔ بلکہ پرو پکارنی سبھا (جو سب سبھاؤں کی ماں ہے) کا ریزولیوشن اس کا مؤید ہے۔ اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کے حسن سلوک کے چند نمونے تاریخی رنگ میں دکھائے ہیں۔ جو خود آریہ سماج کے مؤلفین ضبط تحریر میں لائے ہیں۔ اور جن سے ہمیشہ ایک شریف انسان کی گردن جھکی رہیگی۔ کیونکہ اوائل میں جہاں بانی آریہ سماج کے ہم مذہب اینٹ پتھر سے خیر مقدم کرتے تھے۔ وہاں مسلمان اپنی کوٹھیاں رہائش کے لئے دیکر اور جلسوں کا انتظام اپنے ذمہ لے کر الفت کا دم بھرتے تھے۔ مگر اس کے عوض بانی آریہ سماج نے جو کچھ کیا اور کہا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ آپ نے خود انہی کی سوانح عمری اور مستند تحریروں اور تقریروں سے یہ سب کچھ دکھایا ہے۔ کہ کہیں راج مستری مسلم ہونے کا شکوہ ہے۔ اور کہیں اپنے محسنوں کو لونڈی زادے کہا جا رہا ہے۔ اور کہیں اشد معاندین کی مالی امداد کر کے ان کو زیادہ سے زیادہ دشمنی و ایذا رسانی پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔

لائق مصنف نے یہ بھی دکھایا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف آواز اٹھانا مسلمانوں کا مذہبی کمزوری کی علامت نہیں۔ کیونکہ دلیل کا جواب تو براہین قاطعہ سے کئی صورتوں میں دندان شکن دیا جا چکا ہے۔ بلکہ محض شرافت اور امن پسندی سے اپیل کی گئی ہے۔ اور متعدد واقعات کی شہادت دی گئی ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خود آریہ سماج نے دیگر مذاہب کی تصانیف کے متعلق اس قسم کا ایجی ٹیشن کیا ہے کہ یہ کتابیں ضبط کر لی جائیں۔ اگر یہ احتجاج مذکورہ کتب کے لاجواب و ناقابل تردید ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ تو ستیارتھ پرکاش کے متعلق ضبطی یا دلآزار حصہ الگ کر دینے کا مطالبہ کیونکر اس کے لاجواب ہونے کی دلیل بن سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے چند قابل غور اہم تجاویز اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پیش کی ہیں اور بتایا ہے۔ کہ اس کتاب کی اہمیت خود آریہ سماج کے ممبروں کے دلوں سے نکلی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق اکابر سماج کے متعدد حوالے دئے ہیں۔ جو اپنے ہم مذہب نوجوانوں کی شکایت کر رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو خود ضبطی اور وقار سے کام لینا چاہیئے۔ اور چڑ چڑا کر ان کو خواہ مخواہ جوش میں نہیں لانا چاہیئے۔ اور خاموشی مگر مضبوطی کے ساتھ تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ تبلیغ اسلام کے لئے کسی سیاسی طاقت کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک نہایت ضروری اور ازحد مفید مشورہ ہے۔ جسے مسلمان اگر قبول کر کے جد و جہد شروع کر دیں۔ تو اس کے نتائج نہایت خوشکن نکلیں۔

یہ رسالہ ۴۲ صفحے پر ختم ہوا ہے۔ اور در اصل تمہید ہے۔ ان حصص کی جو اس سلسلے میں ملک صاحب شائع کرنیوالے ہیں۔ ملک صاحب کی جتنی اور جس قدر بھی جلد حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ اسی قدر جلد اور عمدگی کے ساتھ بقیہ حصص کی اشاعت ہو سکے گی۔ جس میں آریہ مت کی اصل حقیقت اور اس کے قیام کی اندرونی غرض سیاست ظاہر ہو گی۔ ماشاء اللہ ملک صاحب کے پاس اس خصوص میں بہت بڑا ذخیرہ معلومات ہے۔ جسے آپ نے باوجود غیر معمولی حالات بلکہ صدہا مشکلات کے بصرف زر کثیر جمع کر رکھا ہے۔ پھر جس محنت شدیدہ ریزی سے ہر قسم کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے اس میں سے اسلام و حقانیت کے تائیدی شواہد جمع کئے ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعد مطالعہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ سچی تڑپ اور صادقانہ شوق و ذوق ایک مشت استخوان مگر مؤمن قانت سے کیا کچھ کرا سکتا ہے۔

یہ مفید رسالہ ۸ر قیمت پر صیغہ نشر و اشاعت قادیان سے منگوا کر نہایت کثرت سے تقسیم کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ دیگر حصے اس کے بعد جلد شائع ہو سکیں۔

الکمل عفا اللہ عنہ

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب کی حسب ذیل رقوم دیر سے تفصیل نہ آنے کی وجہ سے امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ دو تین مرتبہ ان اصحاب سے تفصیل طلب کی گئی تھی۔ مگر جواب نہیں آیا۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ماہ تک تفصیل رقم بھیجدیں گے تو اس کے مطابق رقم جمع کر دی جائے گی۔ ورنہ اس کے بعد یہ سب رقوم چندہ عام کی مد میں جمع کر دی جائیں گی۔ اس کے بعد اگر تفصیل آئی۔ تو نظارت ہذا اس کی تعمیل سے قاصر ہو گی۔

(۱) ۶/۴۳ ۲۹ کوپن ۵۸۷ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب کوہاٹ -/-/۲۰

(۲) ۶/۴۳ ۳۰ کاپی حضرت صاحب عبد الرحمن صاحب احمدی ۶۰۱۷۱ معرفت ۱۳ اڈوانس بیس پوسٹ آفس -/-/۵

(۳) ۷/۴۳ ۱۵ کوپن ۱۹۶۸ ڈاکٹر شبیر علی صاحب عدن -/-/۵۸۰

(۴) ۱۰/۴۳ ۲۶ " ۴۷۱۴ " " " -/-/۱۹۴

(۵) ۱۱/۴۳ ۲۹ " ۵۴۹۰ عبد اللہ صاحب ارکاٹ محلہ اربل عراق -/۱۵/۵۸

(۶) ۱۲/۴۳ ۳۰ " ۶۴۳۸ محمد شریف صاحب ہاشمی B.Q.O. C/O 6 A -/-/۵

(۷) " " ۶۳۰۲ سپیر دین محمد صاحب " " -/-/۱۵

(۸) ۱/۴۴ ۱۴ " ۶۶۶۴ نور محمد صاحب ٹیلر ۱۹۰۷۴۷ C/O 15 A.B.Q.O. -/-/۲۰

(۹) ۴/۴۴ ۲۲ " ۷۵۹۷ عبد الحق صاحب دہلی -/-/۵

(۱۰) ۵/۴۳ ۲۳ رجسٹرڈ زیورات بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی -/۱۲/۵۹

(۱۱) ۵/۴۴ ۳۰ کوپن ۸۸۲ گل محمد صاحب مقام گئی۔ کوٹلی -/-/۲۰

ایک نہایت ضروری اعلان

چونکہ بعض دوست زر وصیت اپنی اہلیہ صاحبہ یا والدہ صاحبہ کا بھجواتے ہیں۔ مگر انکا نام اور نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے ان کے کھاتہ میں رقم درج کرنی مشکل ہو جاتی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست زر وصیت اپنی اہلیہ صاحبہ یا والدہ صاحبہ کا بھجواتے وقت نمبر وصیت اور نام ضرور لکھا کریں۔ ورنہ دفتر ان کی آمدہ رقم کھاتہ میں درج کرنے کا ذمہ وار نہیں ہو گا۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲ر جولائی۔ نارمنڈی کے علاقہ میں اڈون کے مورچہ پر جرمنوں نے بار بار حملے کئے۔ جو روک لئے گئے۔ اور دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ ۲۵ جرمن ٹینک برباد کر دئے گئے۔ نامہ نگاروں نے جو خبریں بھیجی ہیں۔ اُن میں بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن نے کل ۷ بجے جوابی حملے بند کر دئے۔ اور آج ایک چھوٹا سا حملہ کیا۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ شیربورگ کے جزیرہ نما میں دشمن نے مقابلہ بند کر دیا ہے۔ اب اس کو دشمن کے چنگل سے کلیۃً آزاد کرا لیا گیا ہے۔ اس مورچہ پر بہت زیادہ جرمن سپاہی قیدی بنائے گئے ہیں اب جبکہ امریکن فوجوں کا شیربورگ کے علاقہ کو آزاد کرانے کا کام ختم ہو گیا ہے وہ دوسرے مورچوں پر کام کر سکیں گے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ اٹلی کے دونوں کناروں سے آٹھویں اور پانچویں فوجیں دشمن کو پیچھے ہٹاتی جا رہی ہیں۔ اور ۲ شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ آٹھویں فوج کے دستے انکونا سے ۱۵ میل دُور رہ گئے ہیں۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ جرمن ذرائع سے آئی ہوئی خبر ہے۔ کہ آج صبح اتحادی جہازوں نے بوڈاپسٹ پر حملہ کیا۔

ماسکو ۲ر جولائی۔ منسک کے قریب ایک اہم جرمن چھاؤنی پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور ۱۲ ہزار جرمنوں کو قیدی بنایا گیا ہے۔ جن میں ایک کمانڈر اور ایک جرنیل بھی شامل ہے۔

واشنگٹن ۲ر جولائی۔ سائی پان کے جزیرہ میں امریکی فوجوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔ اور وہ کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲ر جولائی۔ امریکی ہوائی بیڑہ کے جہازوں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر کئی مقامات پر حملے کئے۔

کانڈی ۲ر جولائی۔ برما کے مورچہ پر مختلف علاقوں میں لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ منی پور کی پہاڑیوں میں ۴ میل دور دشمن کی ایک اہم چوکی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ مپھل کے قریب دشمن سے کامیاب جھڑپیں ہوئیں۔ کوہیما میں بچی کھچی جاپانی فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ بسیل کے علاقہ میں کچھ اور پہاڑی علاقہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے، مچینا کے علاقہ میں اتحادی توپوں نے سرگرمی دکھائی۔

دہلی ۲ر جولائی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے جنگ کے بعد ہندوستان کے سمندری بیڑہ میں کمیشن پانے والے افسروں کی فہرست کھول دی ہے۔ جو افسر اسوقت کام کر رہے ہیں۔ اور جن کی عمر ۲۷ سال سے کم ہے۔ وہ اپنے نام اس فہرست میں درج کرا سکتے ہیں۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ جب سے نارمنڈی میں لڑائی شروع ہوئی۔ کل پہلی بار لڑائی کے مورچہ پر سناٹا چھایا رہا پرسوں دن بھر جرمن سخت حملے کرتے رہے تھے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ خیال تھا۔ کہ وہ کل اور زیادہ سخت حملہ کرینگے۔ جس کے مقابلہ کے لئے اتحادی فوجیں بھی بالکل تیار تھیں۔ مگر وہ چپ چاپ بیٹھے رہے۔ اتحادی دستوں نے کاں کے آس پاس دشمن کی چوکیوں کا کھوج لگایا۔ پچھلے ہفتہ جو جرمن ٹینک میدان میں لائے وہ بہت بڑے تھے۔ اور دشمن کو بہت مہنگے پڑے۔ ان میں سے چالیس برباد کر دئے گئے۔ ٹی اور کاں کے علاقہ میں ان ایام میں جو لڑائی ہوئی اس میں اتحادی سپاہیوں نے بہت قریب سے دشمن کے ٹینکوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے پہلے ان ٹینکوں کو بہت قریب تک آنے دیا۔ اور پھر دستی گولوں کی بوچھاڑ کر کے ان کو سخت نقصان پہنچایا۔ جرمن گو اہم ریزرو فوج اس محاذ پر لے آئے ہیں۔ مگر کوئی کامیابی ان کو حاصل نہیں ہو سکی۔ ہوائی لڑائیوں میں دشمن کے ۱۳ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔ اس کے علاوہ پلوں اور فوجی ٹھکانوں پر بھی حملے کئے گئے۔

گزشتہ رات تک شیربورگ میں گرفتار شدہ جرمنوں کی تعداد ۳۴ ہزار ہے۔ جن میں کئی جرمن جرنیل بھی ہیں۔ ایک جرمن جرنیل نے کہا۔ کہ امریکن توپیں بڑی تباہی مچا رہی ہیں۔ وہ ایسی خطرناک ہیں۔ کہ روسی محاذ پر بھی ایسی توپوں کا سامنا نہیں ہوا۔ امریکن دستے شیربورگ میں تباہ شدہ عمارتوں کا ملبہ وغیرہ صاف کر رہے ہیں۔ نیز ان جہازوں کو نکال رہے ہیں۔ جنہیں جرمنوں نے شیربورگ کی گودیوں میں ڈبو دیا تھا۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں یارڈھی کیلے پر حملہ کیا۔ جہاں اڑنے والے بموں کا اڈہ ہے۔ جون کے مہینہ میں انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک پر ۵۹ ہزار ٹن بم گرا کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ نیز سوائے ایک شب کے برابر سارا ماہ سرگرمی دکھاتے رہے۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ اٹلی میں اتحادی فوج سچینا پہنچ چکی ہے۔ جو لیگ ہارن سے صرف ۱۸ میل ہے۔ جرمنوں نے اس شہر کو خالی کرنے سے قبل بہت سی بارودی سرنگیں بچھا دیں۔ بعض اتحادی دستے تو شہر کو ایک طرف چھوڑ کر دریا کو پار کر گئے ہیں۔ جھیل ٹرسمینو کے مغرب میں بھی جرمن پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ انکونا کی بندرگاہ کے بھی اتحادی قریب پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ پانچسو سے زیادہ اتحادی طیاروں نے بحیرہ روم کے اڈوں سے اڑ کر ہنگری۔ یوگوسلاویہ اور بوڈاپسٹ کے آس پاس دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔ تیل صاف کرنے کے کارخانوں۔ ریلوے یارڈوں۔ ہوائی میدانوں کی خاص طور پر خبر لی گئی۔

دہلی ۳ر جولائی۔ آسام برما کے محاذ کے بارہ میں ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ موسلادھار بارش کے باوجود لڑائی کا زور برابر رہا۔ موگانگ کے محاذ پر ۱۸ ویں جاپانی ڈویژن کو بہت بُری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ منی پور کے مورچہ پر دونوں طرف لڑائی کا زور زیادہ رہا۔ منی پور کی پہاڑیوں میں آمنے سامنے دشمن سے لڑائی ہوتی رہی۔ اکھرول سے سلچر جانے والے راستہ پر اکا دکا جھڑپیں دشمن سے ہوتی رہیں۔ اور اسے کئی چوکیوں سے نکال دیا گیا۔ کوہیما امپھال روڈ کے آس پاس بھٹکنے والے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے مچینا میں جاپانیوں کی ڈیفنس لائن میں چینی فوج نے دراڑ ڈال دی ہے۔ اراکان کے علاقہ میں صرف گشتی سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں۔ جون میں صرف تین بار جاپانی ہوائی جہاز ہمارے علاقہ پر اڑے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ ڈاکٹر گوبیلز نے سرکاری اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت جرمنی محض اپنی زندگی کے لئے لڑ رہا ہے۔

دہلی ۲ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے ستمبر ۱۹۴۴ء تک ہندوستان میں آٹھ لاکھ ٹن گندم بیرونی ممالک سے درآمد کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس میں سے چار لاکھ ٹن گندم یہاں پہنچ چکی۔ اور باقی آئندہ چندہ ماہ میں پہنچ جائے گی۔

امرتسر ۲ر جولائی۔ کل جب سردار شوکت حیات خانصاحب یہاں پہنچے۔ تو سٹیشن پر ہی مسلم لیگ کی دو مخالف پارٹیوں میں فساد ہو گیا۔ ایک مسلم لیگی کو زدو کوب کیا گیا۔ سات کے خلاف کیس رجسٹر کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ کل تمام دن جرمن اڑنے والے بم جنوبی انگلستان پر حملہ کرتے رہے۔ ایک سلوم بچوں کے ایک ہوسٹل پر گرا۔ جس سے عمارت تباہ ہو گئی۔ اور بارہ سال سے کم عمر کے ۳۶ بچے ہلاک ہو گئے۔ پانچ بچوں کو ملبہ سے نکال لیا گیا۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ سفید روس کے دارالسلطنت منسک کے شمال اور شمال مغرب میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لڑائی اس اہم شہر کی قسمت کا فیصلہ کر دے گی۔ جو جرمن فوج منسک کے جنوب میں ہے۔ اس کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ اور دو لاکھ جرمنوں نے یہاں جان کی بازی لگا دی ہے۔ کچھ روسی فوج سے منسک صرف ۲½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کے شمال اور جنوب میں روسی ان دو ریلوے لائنوں پر بھی حملے کر رہے ہیں۔ جن سے بھاگ کر جرمن جا سکتے ہیں۔ پولینڈ کی ۱۹۳۹ء کی سرحد کے بیس میل کے اندر بھی روسیوں نے ولینا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے